خَتَمَ	اللّٰهُ	عَلٰى	قُلُوْبِهِمْ
مہر لگادی	اللہ نے	پر	ان کے دل قُلُوْب،قَلْب یعنی دل کی جمع ہے

فاعل کی پہچان: اگر کسی **فعل** کے بعد اسم آئے اور اس کے آخری حرف پر **ضمہ** (یعنی پیش) ہو تو عام طور وہ اس **فعل** کا **فاعل** (یعنی کام کرنے والا) ہوتا ہے۔ جیسا کہ یہاں آیا ہے **''خَتَمَ اللّٰهُ''** یعنی اللہ نے مہر لگادی۔ پس یہاں ''اللّٰهُ فاعل ہے''

وَعَلٰى	سَمْعِهِمْ	وَعَلٰٓى	اَبْصَارِهِمْ
اور پر	ان کی شنوائی	اور پر	ان کی آنکھیں
غِشَاوَةٌ	وَّلَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ
پردہ	اور ان کے لیے	عذاب	بڑا

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۡ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۧ

اللہ نے اُن کے دِلوں پر مہر لگادی ہے اور اُن کی شنوائی پر بھی۔ اور اُن کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ اور اُن کے لئے بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ	مَنْ*	يَّقُوْلُ **	اٰمَنَّا
اور لوگوں میں سے	جو	وہ کہتا ہے	ہم ایمان لائے

***''مَنْ'' کا ترجمہ بسا اوقات واحد میں کیا جاتا ہے اور بسا اوقات جمع میں۔ اس کے بعد کی عبارت بتاتی ہے کہ 'من' کا کیا ترجمہ ہوگا۔**

يَّقُوْلُ ** واحد کا صیغہ ہے لیکن اس کے بعد **اٰمَنَّا (جمع کا صیغہ)** آیا ہے، اس لیے **''مَنْ يَّقُوْلُ''** کا ترجمہ جمع میں ہوگا **''کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں''**

بِاللّٰهِ	وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	*وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ
اللہ پر	اور یوم آخر پر	حالانکہ وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں

*یہاں **'و'** کو **واؤ حالیہ** کہتے ہیں یعنی **''اس حال میں''**

'مَا' نافیہ ہے جس کا ترجمہ ہے **''نہیں''**

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۟ۘ ⑨
اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے اور یومِ آخر پر بھی، حالانکہ وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔